السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

انگریزی بال میرے نزدیک قزع میں داخل نہیں ہے۔ صاحب مجمع البحار ج3 142 نے نہایۃ(النھایۃ فی غریب الحدیث 4 59) کے حوالہ سے ''قزع،، کا یہ معنی لکھا ہے: ''ھو أن یحلق رأس الصبی ویترک من مواضع متفرقۃ، تشبیھا بقزع السحاب، ای قطعه المتفرقۃ،، . انگریزی بال رکھنا اس لیے مکروہ ہے کہ وہ حدیث مرفوع: ''من تشبہ بقوم فھم منھم،، (ابوداؤد عن ابن عمر: کتاب اللباس باب فی الشھرۃ(4031)(4/314) کے تحت آتا ہے۔ اس حدیث کے عموم واطلاق کی رو سے ان امور میں بھی تشبیہ ممنوع ومذموم ہے جو کسی غیر مسلم قوم کے امتیازی تعودی یا معاشرتی ہوں۔

امام احمد سے پوچھا گیا کہ گُدی کے بال منڈوانے کیسے ہیں؟ ، فرمایا کہ: یہ تو مجوسیوں کا فعل ہے۔ ''ومن تشبہ بقوم فو منھم،، (اقتضاء الصراط المستقیم)، خود قزع سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ وہ کافروں کا شعار ہے، علامہ طیبی فرماتے ہیں: ''أجمعوا علی کراہتہ، إذا کان فی مواضع متفرقۃ، إلاأن یکون لمداوۃ، لأنہ من عادۃ الکفرۃ، ولقباحتہ صورۃ،، انتھی- اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حدیث مذکور میں تشبیہ بحثیت مجموعی مراد نہیں ہے، بلکہ کسی ایک چیز یا جز میں بھی جو ان کا مذہبی یا قومی امتیازی شعار ہو تشبیہ پایا جائے وہ اس حدیث کی رو سے مکروہ وممنوع ہوگا۔ عرصہ ہوا ایک رسالہ ''التشبیہ فی الاسلام،، مصنفہ قاری محمد طیب صاحب دیوبندی نظر سے گذرا تھا، اس کا مطالعہ آپ کے لیے مناسب ہوگا۔ عبیداللہ رحمانی 25 8 1958ء (مکاتیب شیخ الحدیث مبارکپوری بنام محمد امین اثری صاحب ص: 63-64)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ ٹھیک ہے کہ قیاس واجتہاد سے حرام ٹھہرائی ہوئی چیزیں اسی شخص کے لیے حرام ہوں گی، جو اس قیاس واجتہاد کو صحیح مانتا ہو یا اس مجتہد ومستنبط کا مقلد وپیرو ہو۔ اسی طرح قیاس واستباط سے نکالے ہوئے احکام کی خلاف ورزی اسی شخص کو گنہگار بنائے گی جو اس کو صحیح سمجھتا ہو یا اس مجتہد کا مقلد ہو۔ یہ بھی ایک حد تک صحیح ہے کہ جزوی تشبہ کی بنا پر ہر کسی کو گنہگار ٹھہرانا یا فاسق قرار دینا زیادتی ہے، لیکن یہ دعویٰ کہ جزئی تشبہ ممنوع نہیں ہے بلکہ صرف وہی تشبہ منہی عنہ سے جو بحثیت مجموعی یعنی: من کل الوجوہ ہو، میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔ اس لیے کہ حدیث تشبہ مطلق یا عام ہے۔ اس میں کوئی غیر مسلم قوم کا مخصوص شعار (مذہبی ہو یا قومی) اختیار کرنے سے جس کی وجہ سے ان کے ساتھ مشابہت پیدا ہو جائے۔ منع فرمایا گیا ہے خواہ مشابہت جزئی ہو یا کلی۔

اور من حیث المجموع مشابہت مراد ہونے کا جو قرینہ ذکر کیا گیا ہے، یعنی: یہ کہ آں حضرت ﷺ نے رومی جبہ وکسروانی قبا زیب تن فرمائی ہے۔ تو یہ قرینہ نہیں بن سکتا، اس لیے کہ ان جزئی واقعات سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ جبہ اور قبا وہاں کے لوگ استعمال بھی کرتے تھے۔ اور بالفرض استعمال کرتے رہے ہوں تو یہ ان کا مخصوص مذہبی یا قومی شعار رہا ہو، اور جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ یہ ان کا مخصوص لباس تھا اس وقت تک اس کو مذکورہ دعویٰ پر بطور قرینہ کے پیش کرنا صحیح نہیں ہو سکتا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ نسبت بلدی صنعت وایجاد کے اعتبار سے ہو۔

اور نیز یہ معلوم ہے کہ مرد کو عورت کے ساتھ اور عورت کو مرد کے ساتھ ''تشبہ،، سے منع فرمایا گیا ہے، تو کیا مرد کے لیے عورت کے ساتھ جزوی تشبہ جائز ہے اور ممنوع محض تشبہ بحثیت مجموعی ہے۔ جس طرح مرد کا عورت کے ساتھ اور عورت کا مرد کے ساتھ جزوی اور مجموعی ہر طرح کا تشبہ ممنوع ہے۔ اسی طرح مسئلہ متنازع فیہا میں بھی جزوی اور کلی ہر قسم کا تشبہ منع ہونا چاہیے۔

(عبیداللہ رحمانی 5 8 1378ھ 14 2 1959ء (مکاتیب شیخ الحدیث مبارکپوری بنام مولانا محمد امین اثری صاحب ص: 67 68

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 152

محدث فتویٰ